سوال

(209)جن احادیث پر آئمہ کی خاموشی ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ابوداود رحمۃ اللہ علیہ پر جو مختصر منذری نے لکھی پھر اس میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات ہیں تو جن احادیث پر امام ابوداوَد رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت اختیار کیا پھر اسی طرح منذری اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے تو کیا اس سکوت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان آئمہ کی خاموشی تحقیق کرنے والے کے لیے باعث اطمینان بن سکے ان احادیث کے بارے میں یا کم ازکم ان احادیث کو حسن کہا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ (فتاوی المدینہ : 47)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض تحقیق کرنے والے مطمئن ہوجاتے ہیں۔ اگرچہ حدیث حسن درجہ کی ہوتی ہے۔ لیکن تنقید ایک ایسا موضوع ہے کہ جو بحث کرنے والے کو صرف ان کی خاموشی کی وجہ سے خاموش رہنے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ حقیقتاً ثابت ہے کہ یہ تینوں آئمہ بسا اوقات حدیث کے بارے میں سکوت اختیار کرتے ہیں لیکن ناقد اس حدیث کو ضعیف کہہ دیتا ہے۔

لیکن ابتدائی بحث کرنے والا مثلاً یا جو شخص تحقیق کی متابعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کے لیے بھی ہے کہ وہ خاموش رہے اور ان پر اعتماد کرے۔ ہاں مگر جب اس کے پاس احادیث پر تنقید کرنے کا ملکہ آجائے تو پھر تنقید کرے۔ لیکن شرعی تعلیمات خصوصاً حدیث کا طالب علم کتنے طالب ان لوگوں کی نسبت طاقت رکھتے ہیں کہ وہ انفرادی طور پر بحث کرے کہ جس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حسن کہتے ہیں اس کا نتیجہ ضعف کی صورت میں نکالتے ہیں؟ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں تو پھر جمہور کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

اصول حدیث علل حدیث اور اسماء رجال کا بیان صفحہ:283

محدث فتویٰ